ضوابط

(۱) عوام سے (سنتی) ششماہی عا
(۲) امرائے عظام سے امتیازی تمیت
پانچپر وپیہ (صمہ)
(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور
ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے
اسمائے گرامی سرپرستان
اخبار کی فہرست میں
درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
مذاہب پر اسکی وفضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے
اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام
کے منور چہرہ سے بجلایل عقل دور
دور کرنا
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۶) | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان ! | نمبر (۱۲)

تازہ خبریں

ملک معظم قیصر ہند نے جدید سلطان مصر کو بذریعہ تار اپنی سچی دوستی مصر کے تحفظ۔ بہبودی اور خوشحالی کا یقین دلایا ہے

سلطان مصر نے ہز امپیریل مجسٹی قیصر ہند کے ٹیلیگرام کے جواب میں دوستانہ خیالات کے شکریہ اور اہل مصر کی ترقی کیلئے برٹش پروٹیکٹوریٹ (تحفظ) کے ساتھ ملکر کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

محل عابد۔ نئے سلطان مصر محل عابد میں سکونت پذیر ہوئے جہاں وہ برٹش (مصری رسالہ کے اسکورٹ کیساتھ پہونچے۔ رعایا نے نئے سلطان کی نسبت بہت بڑے عقیدت مندانہ جوش کا اظہار کیا۔

مغرب سے خفیف فوائد اور خفیف نقصانات کی رپورٹ آئی ہے۔ تینو جیپل میں جو چند خندقیں انگریزی سپاہ کے ہاتھ سے نکل گئی تھیں ان پر پھر قبضہ کر لیا گیا۔ ہندوستانی فوج نے رش بورگ کیطرف ایک میٹر پیش قدمی کی۔

برٹش ہیڈ کوارٹر کا ایک شخص چشم دید کیفیت اور ذاتی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ جرمن قیدیوں کے بیان سے منکشف ہوتا ہے کہ لنڈ دیہر کے سپاہی جنگ سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اور اپنے افسروں کے جابرانہ برتاؤ کے شاکی ہیں۔ شخص مذکور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ دشمن آجکل بہ نسبت دو ماہ پہلے کے بہت زوروں پر ہے اور اس کے مورچے بھی نسبتاً مستحکم ہیں۔

مشرقی محاذ سے دریائے دسنجولا کے بائیں کنارے پر سخت جنگ وقوع میں آنیکی خبر آئی ہے۔ جن دو جرمن دستوں نے دارسا پہونچنے کی غرض سے دریائے بزور کا عبور کرنیکی کوشش کی انہی روسیوں نے ان کو متاصل کر دیا۔

جدایل فوج کی نسبت جو آجکل انگلستان میں بھرتی ہو رہی ہے۔ ٹائمز کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ عمدہ سپاہیوں سے مرتب ہو۔ جنکی باقاعدہ افسروں کے ذریعہ سے سرعت و تعجیل کے بغیر البتہ بلا آرام لینے کے فوجی تربیت ہوئی ہے۔

متوفی مہاراجہ سنگھ کا چھوٹا بھائی ترلوچن دنگیل سکم کا جدید فرمانروا ہوگا اس کی عمر ۲۱ سال کی ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اس کی مسند نشینی کی باقاعدہ منظوری دیدی ہے

ایک خاص فوجی آرڈر ان تمام فوجی مفروروں کو بہ سخت قانون سپاہ ہند معافی عطا کرتا ہے کہ ۱۵ جنوری کو یا اس سے پہلے اپنے آپ کو حوالہ کر دیں۔

پیٹروگریڈ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ترکوں سے جو بہت بڑی سپاہ کیساتھ دان کی سمت میں فراہم ہوئے ہیں روسیوں کی خاطر خواہ لڑائی ہو رہی ہے۔ ہم نے الاگوٹسز نامی گاؤں کے متصل ترکوں کے شب خون کو پسپا کیا۔ جس میں ترکوں کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

حضور وائسرائے کو آنریبل لفٹننٹ ایڈورڈ ہارڈنگ کے انتقال پر ہمدردی و تعزیت کیلئے کثیر التعداد تار موصول ہوئے ہیں جن میں ویر میجسٹیز ملک معظم و ملکہ معظمہ مادر ملکہ الگزلیڈرا شہزادی وکٹوریہ بہت سے ہندوستانی والیان ریاست اور انجمنوں کے تار ہائے تعزیت بھی شامل ہیں

مشرقی ساحل انگلستان پر جرمن کروزروں کی گولہ باری سے نقصان جان ابتدائی اندازے سے زیادہ نکلا۔ ہارٹل پول کے ۷۰ شہری جن میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہیں، اور آٹھ سپاہی ہلاک ہوئے۔ شہر کو بہت نقصان پہونچا۔ لیکن جو توپخانہ بندرگاہ کا محافظ تھا اسے ضرر نہیں پہونچا۔ سکاربرو میں سترہ شہری تلف ہوئے۔

مغرب میں مسلسل معرکہ آرائیاں۔ پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ سمندر سے لز تک محض توپخانہ کی جنگ ہوئی۔ لز اور ایسن کے مابین ہم نے جرمن حملے کو پسپا کیا۔ بلنی کے نواح میں کچھ مکانوں پر بھی ہم نے قبضہ کیا۔ سٹینوورک اور اس کے نواح کے خندقوں پر دشمن کی یورش کی وجہ سے ہماری فوج زیادہ پیشقدمی نہ کر سکی۔ علاقہ لیبونز میں تین حملے پسپا کئے گئے اور ٹریسی لاوال کے مشرق و مغرب میں بھی ہم گونہ فائدہ میں ہے۔ ہمارے توپخانہ نے مورچوں کی سطح مرتفع پر موثر آتش فشانی کی۔ ریمز شامپین اور ارگون میں توپخانہ کی جنگ ہوئی۔ سوین کے نواح میں سنگینوں سے سخت معرکہ ظہور میں۔ ہم نے اس ضلع میں چنداں ترقی نہیں کی۔

لنڈن گزٹ اعلان کرتا ہے۔ کہ وکٹوریہ کراس کی تمغہ لفٹننٹ نارمن ہالبرک کو شاندار بہادری کے صلہ میں جو آب دوز کشتی جی۔ ۱۱ کے کمانڈر ہونیکی حیثیت سے ان سے ظہور میں آئی۔ عطا کیا گیا ہے۔

امپیریل وار مین ریلیف فنڈ کی مقدار ۱۸،۰۶،۵۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

نور پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد یوسف ایڈیٹر و مالک پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

نور بک ڈپو کی بیظیر رعایت صرف ۲۶ و ۲۸ دسمبر کیلئے

جلد ۶ نمبر ۱۲

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

اس بے نظیر کتاب کے متعلق حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ "میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت پسند آئی۔ اس کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے" ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ ریویو لکھے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی تنزلی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہو بہو نوٹو۔ وید رامائن۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے ہم اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۶ر

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول جس میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن۔ ردّ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو لیے کمال دلسوز پیرائے میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھکر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی بیٹھی تو بغیر ختم کئے چین نہیں آتا۔ قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں

ثبوت واجب الوجود

ہستی باریتعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلایل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بجواب قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

تدبیر

اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا بحث تدبیر تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۳ر

بھارت برکش

نخل اسلام دہرمپال کا۔ جس میں اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے) محققانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری اور نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کا کلیتہً تردید کی گئی ہے اور نیچا سکتی ہے اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے قیمت صرف ۸ر رعایتی ۶ر

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
مبادی الصرف " "	۲ر	۱ر
درثمین اردو " "	۱۳ر	۱۳ر
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	"	"
حصہ ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ اصلی قیمت فی حصہ ۱۰ر		۵ر
مسیح بیان	۲ر	۱ر
احسن القصص	۰۱ر	۱ر
البطال الوہیت مسیح	۶ر	۲ر
تعلیم القرآن	۱ر	۰ر
القول الصحیح فی الصدیق المسیح	۱ر	۰ر
گلدستہ رسالت تصدیق المسیح	۲ر	۱ر
نیر اسلام	۴ر	۲ر
فتح یزدان	۶ر	۳ر
تدبیر	۶	۳
بھارت برکش	۸ر	۶ر
معیار صداقت	۱ر	۰ر
اقیموا الصلوٰۃ	۰۲ر	۰۱ر
درس قرآن شریف	صمہ ر	للعہ ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ کاغذ پر چھپوایا گیا ہے مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے قیمت فی عدد ار رعایتی ۰ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف۔ جس میں مسیح مذہب پر مدلل اور معقول روشنی ڈالی گئی ہے اور اخیر پر از روے دلایل حقہ اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے صرف اسلام ہی نجات دینے والا مذہب ہے۔ قیمت ۴ر رعایتی صرف ۲ر

نیر اسلام

یہ بھی ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف ہے۔ جس میں مدلل طریقہ کیساتھ مسیح اور اسلام ازم کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور اخیر پر از روئے دلایل اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے کہ نجات دینے والا صرف اسلام ہی ہے کتاب کیا ہے۔ اسلام اور آریہ مذہب کے پرکھنے کی کسوٹی ہے

اصلی قیمت ۵ر
رعایتی ۲ر

تازہ خبریں

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ہندوستانی فوج کے سپاہیوں اور شاگرد پیشوں کے تمام زخمیوں اور ضرر رسیدوں اور کنبہ کی پنشن کے متعلق جدید قواعد منظور فرمائے ہیں۔ ہر صورت میں پنشن کی شرح بہت کچھ بڑھا دی گئی ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل عنقریب شایع ہوگی۔

ٹائمز روس کی موجودہ پوزیشن پر بحث کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ جرمنوں نے بہاری فوج سے روسی سپاہ کے دائیں بائیں بازوؤں کو گھیر لینے اور نیز روسی قلب پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ وہ پولینڈ میں بھی ناکام رہے۔ اور مسوزکو مستان کارپیتھین میں فائز المرام نہیں ہوئے۔ وہ دارسا کے سامنے مستحکم روسی سپاہ کی دیوار کو توڑنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ جرمن افواج کی تازہ نقل و حرکت نے روسیوں کو اور بھی جنوب کیطرف ہٹ جانے پر مجبور کر دیا۔ روسی اب مشرقی جرمن سے کارپیتھین تک یکساں ہموار لائن پر ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ جرمن و آسٹریئن دونوں روسیوں پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں اگرچہ انہوں نے روسیوں کو پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کر دیا ہے تاہم روسیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی حالت اب بہتر ہو گئی ہے۔ تاہم بظاہر آگے کی طرف سخت لڑائی وغیرہ کراکرے کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملے کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈال دیا ہے۔

قرائن و آثار سے پایا جاتا ہے کہ میدان جنگ کا کرسمس وطن کے کرسمس سے بھی بڑھ کر خوش آئیند و مسرت افزا ہوگا۔ کئی دنوں سے خاص سٹاف اس بارہ میں بدرجہ کمال مصروف و مشغول ہے۔ جو گریٹ برٹن کے مہتمم بالشان کرسمس باکس سے اشیاء منتخب کر کے میدان جنگ کے سپاہیوں کے لئے بھیج رہا ہے یہ چیزیں زیادہ تر گرم پارچات، مٹھائیوں، خطائیوں، خشک دودھ اور تمباکو پر مشتمل ہیں تحائف کرسمس کی غرض سے شہزادی میری کے فنڈ کی مقدار نحل ۱۵۱۸۰۰۰ پونڈ تک پہونچ چکی تھی۔ موکہ رزم کے سپاہی اس یوم مسرت و شادمانی کے نہایت بیصبری سے منتظر ہیں۔ فرنچ فوجی باورچی پلم پڈنگز بنانیکا طریقہ سیکھ رہے ہیں۔

جرمن لائن کی تسخیر:۔ برٹش جنگی جہازوں نے جزیرہ فاکلینڈ کے متصل نیو ہیمبرگ امریکہ کمپنی کے جہازات بیڈن سٹنٹ آزبیل گرفتار کرلئے جو جرمن بیڑے کے باربرداری کے جہاز تھے

ناظرین نور کا فرض ہے کہ توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرماتے رہیں۔ ایک دو خریدار کا پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے (مینیجر نور)

KHUDAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

(مؤرخہ ۴ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

ہندوستان کو اسلام کی ضرورت

اثر

(روئے مسلمات آریہ سماج)

اس سے پیشتر ہم اس امر کو کماحقہٗ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ شری سوامی دیانند صاحب کے قول کے مطابق اسلام کے ظہور پر نور سے پہلے ہندوستان کی حالت اشد اصلاح کو چاہتی تھی۔ ہندوستان میں نہ صرف یہی کہ ۳۳ کروڑ بتوں کی پوجا رائج تھی۔ بلکہ قبل اسلام اکثر لوگ خدا کے قایل نہ تھے۔ اور جو تھے وہ ذرہ ذرہ کو خدا مانتے تھے۔ ایک گروہ بری سے بری بدی اور بدکاری کو اعلیٰ درجہ کی نیکی ظاہر کرتا تھا۔ اور اس گروہ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ ہما تما اور رشی یا پرہیزگار سمجھا جاتا تھا۔ جو زیادہ بدکاریوں میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ پیشتر ازیں ہم سوامی دیانند جی مہاراج کے مختلف حوالجات سے اس امر کو کماحقہ ثابت کر چکے ہیں کہ قبل از اسلام ہندوستان کی حالت بالکل ردی تھی۔ اور ہندوستان کا ریزہ ریزہ اس امر کی صدا بلند کر رہا تھا۔ کہ ع

مروا ز غیب ہر دل آمد کارے بکند!

صرف ایک ہندوستان ہی پکیا موقوف ہے۔ بلکہ قبل اسلام تمام دنیا کی حالت سخت تیرہ و تار تھی۔ ہر ایک ملک کی حالت سخت اصلاح طلب تھی اور روئے زمین کا ذرہ ذرہ آواز دے رہا تھا کہ اس وقت ہادی اور مصلح کی ضرورت ہے جو دنیا کو اس ظلمت کدہ سے نکال کر روشنی میں ۔۔۔ لائے۔ اور ان پاپوں اور گناہوں سے نکالکر پرہیزگاری اور تقویٰ کے لباس سے ملبوس کرے۔ اور جو شربت کا نوش پلا کر لوگوں کے قلوب کو سکینت اور شانتی سے بھر دے۔

بعض لوگ ناواقفی سے یہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب میں توحید کی ہوا چلی ہوئی تھی اور یہود اور نصاریٰ کے ذریعہ لوگ انسانی تمدن سے مستفیض ہو چکے تھے۔ مگر یہ ان لوگوں کی سخت غلطی اور عدم واقفیت کا نتیجہ ہے وہ حقیقت اور اصلیت سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے ہم ضمناً کچھ عرب دیش کا حال بھی یہاں درج کرتے ہیں کہ قبل از اسلام ملک عرب کس طرح بدیوں اور بدکرداریوں کا گھر بنا ہوا تھا۔ قبل از اسلام اہل عرب میں وہی زیادہ رئیس اور چودھری سمجھا جاتا تھا جو شراب خوری اور زناکاری میں اپنا ثانی نہ رکھے جو پانی کی طرح شراب کو پیئے اور حیوانوں کی طرح نفسانی خواہشات میں منہمک ہے۔

اثبات کے ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام سے ۔۔۔۔۔

پہلے عرب میں تہذیب کی روشنی اور مکمل وحدانیت موجود تھی۔ اور ویسی ہی موجود تھی جیسے کہ اسلام کے بعد۔ ان کا فرض ہے کہ یہ ثابت کریں۔ کہ علوم دینی و دنیاوی میں عربوں کی ترقی اس درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ تمدن اور معاشرت میں یہ قوانین عجیبہ ان کے ہاں موجود تھے۔ بلکہ حالات ان کے قلاں اعلیٰ اصول پر مبنی تھے۔ اور مذہبی پہلو میں وہ اس اعلیٰ درجہ تک پہونچ چکے تھے۔ اگر وہ ان باتوں پر حوز کریں۔ جنکا ہونا تہذیب کے لئے ضروری ہے اور پھر اس کے بعد ہندوستان اور عرب کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں۔ تو وہ اپنے دعوی بیدلیل کی بیہودگی کے خود ہی قایل ہو جائیں۔ اور انہیں پتہ لگ جائے۔ کہ تہذیب کے معاملہ میں ہندوؤں (ویدوں) اور عربوں کی حالت اس وقت نہایت پستی میں تھی۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ان میں کوئی بھی نیک اخلاق یا عمدہ اوصاف نہ پائے جاتے تھے۔ کیونکہ عربوں کی مہمان نوازی آزادی کی محبت دلیری اور جواں مردی۔ قومی وفاداری۔ فیاضی اور سخاوت کئی اوصاف میں وہ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے۔ مگر فرداً فرداً ان اوصاف کے پائے جانے کا نام تہذیب نہیں رکھا جا سکتا اور علاوہ بریں جہاں یہ نیکیاں موجود تھیں اس کے ساتھ وہ بدیاں بھی تھیں جو ان کے نیک اثر کو کالعدم کر دیتی تھیں۔ اگر کسی غریب مسافر کیساتھ اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کا سلوک ہوتا تھا۔ اور عزیز سے عزیز چیز بھی اس کی خاطر قربان کر دیجاتی تھی۔ تو دوسری طرف یہ بات بھی موجود تھی کہ ایک بیگناہ راہ چلنے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتے تھے اور اس کے کپڑے تک بھی نہ چھوڑتے تھے اگر قومی وفاداری کا وصف پایا جاتا تھا۔ تو ساتھ ہی یہ عیب بھی پایا جاتا تھا۔ کہ ایک فرد کو ذرہ سا نقصان پہونچنے پر قوموں میں جنگ ہو جاتی۔ اور جب تک ان قوموں میں سے ایک قوم صفحہ ہستی سے نابود نہ ہو جاتی جنگ کا خاتمہ نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ عربوں کی کئی خانگی لڑائیاں پچاس پچاس سو سو برس تک جاری رہیں۔ ایسا ہی کینہ وری میں وہ لوگ گرفتار ہوئے تھے۔ ہندوستان کی اس وقت کی تہذیب کا حال تو ہم سوامی دیانند کی تحریر کی رو سے بیان کر چکے ہیں۔ اس سے زیادہ حقوق العباد کو ضایع کرنیوالی رسومات۔ مثلاً جوئے میں عورتوں تک کا بازی لگا دینا۔ رسم ستی۔ بچپن کی شادی وغیرہ کی تفصیل سے بیان کی ضرورت نہیں مگر ان باتوں سے کسی قوم کے مہذب یا غیر مہذب ہونیکا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ یہ نیک اوصاف اس اندھیری رات میں جو اسلام سے پہلے ملک عرب۔ ہند اور دیگر دنیا جہان پر چھائی ہوئی تھی۔ روشنی کی نہایت ہی کمزور شعاعوں کیطرح کبھی نظر آجاتے تھے اور کبھی پھر گم ہو جاتے تھے۔ علوم اور فنون کے متعلق تو شاید اعتراض کرنیوالوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ سوائے شاعری کے جو تمام جاہل قوموں میں پائی جاتی ہے۔ عرب قطعاً جاہل تھے۔ فن تحریر ان میں تھا۔ مگر کبھی ضروری واقعات کو معرض تحریر میں نہیں لاتے تھے یا گیا۔ اور علم تو اروح کے موٹے سے موٹے مفہوم کو بھی وہ نہ سمجھتے تھے۔ سوائے اس کے کہ شعروں میں کسی قدر نام یا واقعات تاریخی یا نسب نامے وغیرہ محفوظ رہ گئے۔ اور ان کے محفوظ رہنے کی وجہ بھی انکا تحریر میں آنا نہیں بلکہ قوت حافظہ کا زبردست ہونا ہے جسکی وجہ سے ہزار ہا شعر عام طور پر ان کے درمیان شہرت پا گئے تھے۔ اور ضایع ہونے سے بچ رہے تھے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے ایام جاہلیت کی بھی نثر کی تصنیف نہیں پائی جاتی۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ ہیئت وغیرہ تمام علوم سے وہ محض نابلد تھے اور جس طرز پر انکی زندگی واقعہ ہوئی تھی ان علوم سے بھی انکا واقف ہونا مشکل ہے۔

عرب کو اصلاح یافتہ مہذب ملک ماننے کے لئے ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا اسلام سے پہلے اس کی پولیٹیکل حالت ایسی تھی کہ ہم اسے ایک مہذب ملک کہہ سکیں یا کم از کم جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ ملک تہذیب کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس ملک میں باقاعدہ گورنمنٹ کوئی نہ تھی۔ اور نہ کوئی امن و انتظام کی صورت ہی تھی۔ ہر ایک قوم میں ایک لگ سردار تھا۔ اور وہ بھی صرف اس غرض کیلئے کہ دوسری اقوام سے لڑائی کے وقت وہی انکا پیشرو ہو۔ حقیقی معنوں میں کوئی گورنمنٹ موجود نہ تھی۔ انکا قانون طاقت ہی تھا۔ اور جو شخص تلوار چلانے میں افضل ہوتا۔ اسی کی بات بھی مانی جاتی تھی۔ لیکن ہر ایک فرد سے لیکر کل قوم تک حکومت کا جوا نہ اٹھا سکتے تھے۔ اور آزاد ہی رہنا چاہتے تھے۔ باہمی اقوام میں جنگ کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اور کوئی صورت ایسی نہ تھی۔ جس سے یہ امید ہو سکے کہ یہ قومیں کبھی ایک ہو کر تہذیب کے اثر کے نیچے آنیکو تیار ہیں۔ ولیم میور جو ایسا ہی متعصب اور اسلام کا پکا دشمن ہے۔ جیسے آریہ لوگ۔ مگر تاریخی واقعات کے قبول یا رد کرنے میں آریہ لوگوں سے بہت محتاط ہے۔ وہ بھی اپنی کتاب سوانحعمری آنحضرت کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ سب سے پہلی خصوصیت جو ہماری طبیعت کو کھینچتی ہے وہ عربوں کا بیشمار جتھوں میں تقسیم ہونا ہے جو ایک ہی زبان کے بولنے والے اور اپنے حالات و اطوار میں قریباً یکسان ہیں مگر ہر ایک بجائے خود مختار ہے۔ کبھی اپنی حالت پر قانع نہیں اور اکثر ایک دوسرے کے ساتھ جنگ میں مشغول ہیں۔ بلکہ جہاں رشتہ داری کی وجہ سے یا کسی فائدے کی غرض سے ایک قوم کے دوسری سے تعلقات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ وہاں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر

KHILAFAT LIBRARY

تعلقات کو قطع کرکے اور جنگ کرنے کیلئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں یہی حالت اسلام کے زمانہ تک چلی آئی ہے کہ کبھی کوئی کسی دوسری قوم میں باہم اتفاق ہوا ہی ہے تو چند دنوں میں ہی خطرناک جنگ میں مبتلاء ہو گئے ہیں۔ اور تمام کوششیں جو اسلام سے پہلے ان کے ایک کرنے کے لئے کی گئیں۔ وہ بیسود اور ناکام ثابت ہوئیں۔ اس کے بعد اب غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیسی عظیم الشان طاقت تھی جس نے ان سب بکھرے ہوئے اجزا کو یوں ایک کیا۔ کہ گویا وہ کبھی الگ تھے۔ یہی نہیں۔ چنانچہ اس وحدت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علیٰ شفا حفرۃٍ من النار فانقذکم منھا (آل عمران ع ۱۱ آیت ۱۰۳)

یعنے اللہ کا وہ احسان یاد کرو۔ جب ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور تم اس کے فضل سے بھائیوں کی طرح ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تھے۔ (یعنی ہمیشہ کیلئے باہمی خانہ جنگیوں میں مبتلا رہتے تھے۔ اب خدا نے تم کو اس سے بچالیا۔

عرب لوگ اخلاقی اور تمدنی قوانین سے اپنے پڑوسی بھائیوں کی طرح محض ناآشنا اور حقیقی مذہب سے جاہل مطلق تھے۔ اور علوم وفنون کی ناواقفیت مقصود بالذات نہیں اگرچہ وہ بھی اس میں شامل تھے۔ شاعری نے ان کو اخلاقی اور تمدنی قوانین نہیں دیئے تھے۔ اور نہ ہی شعر گوئی سے انکی جہالت دور ہو گئی تھی۔ ان میں لڑکی کو زندہ دفن کرنے کی وحشیانہ رسم جاری تھی اور ایک عورت کا کئی خاوندوں سے تعلق ہوتا تھا۔ جیسا کہ ہندو میں ہم قبل اسلام پاتے ہیں۔ عرب میں قوانین نکاح کے متعلق پرلے درجہ کی آزادی تھی۔ نہ نکاح کرنے میں کوئی روک تھی اور نہ اطلاق دینے میں کوئی روک تھی۔ خاوند جب چاہتا عورت کو چھوڑ سکتا تھا۔ عورتوں کی حالت بہت گری ہوئی تھی۔ اور بعض وقت ان سے جو سلوک ہوتا تھا وہ انسان سمجھکر نہ ہوتا تھا بلکہ ان کو جایداد کا ایک حصہ تصور کر لیا جاتا تھا۔ اور باقی جائداد کے ساتھ وہ ورثہ میں جاتی تھیں۔ اور وارث اگر چاہتا تو ان سے نکاح کر لیتا۔ خواہ وہ اس بات پر رضامند ہوں یا نہ ہوں۔ اسی قبیح رسم سے وہ وحشیانہ رسم بھی پیدا ہو گئی تھی۔ یعنے بیٹے کا باپ کی عورتوں سے نکاح کر لینا جسکے روکنے کے لئے قرآن شریف کو حرمت علیکم امھٰتکم کہنا پڑا۔ زنا کی کثرت حد سے گذری ہوئی تھی۔ شراب خوری ایسی عام تھی جیسے کہ اس زمانہ میں (یورپ) میں ہے۔ قمار بازی کی یہ حالت تھی کہ جایداد کو ہار دینے کے بعد اپنی آزادی بدنی اور اپنی عورتوں تک کو بدنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اور غلامی اختیار کرتے تھے۔ جیسے کہ قبل از اسلام دوسرے ممالک میں یہ اصول رائج تھا۔

مندرجہ بالا چند سطور کے ملاحظہ سے ناظرین کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل عرب بھی اہل ہند کی مانند سخت بد اخلاقی اور بدتہذیبی میں مبتلا تھے۔ یہ تو عام لوگوں کی حالت تھی مگر اس وقت جو مذہبی عقاید عرب کے لوگوں کے تھے ان سے اس سے بھی زیادہ صاف شہادت انکی جہالت اور توہم پرستی کی ملتی ہے ان کے مذہب میں نہ صرف بتوں کی پرستش ہی چلی آتی تھی بلکہ قدرتی طاقتوں مثلاً ہوا وغیرہ اور سورج چاند ستاروں کی پرستش بھی ہوتی تھی اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ پتھروں درختوں اور ڈھیروں کی پرستش کی جاتی تھی۔ جہاں کہیں ان کو اچھا پتھرہ نظر آتا اس کو سجدہ کرتے۔ اور اگر یہ نہ ہوتا۔ تو ریت کے ایک ڈھیر پر اونٹنی کا دودھ دوہ کر اس کی پرستش کرتے۔ انسانوں کی قربانیاں بھی ان کے درمیان ہوتی تھیں۔ ہر ایک ضروری کام کرنے سے پہلے وہ اپنے بتوں کی مرضی معلوم کرنیکے لئے تیروں کے ذریعہ فال نکالتے تھے۔ ان سب توہم پرستیوں کے باوجود وہ لوگ لامذہب بھی تھے۔ اور ان کے اندر وہ لوگ بھی تھے جو قیامت کے منکر تھے اور ان کا مذہب یہی تھا کہ انسان کی زندگی کی غایت کھانا پینا ہی ہے اور جو لوگ حیات بعد از موت کے قایل تھے انکا یہ دستور تھا کہ جب کوئی ان میں سے مرجاتا تو اس کی قبر پر ایک اونٹ کو باندھ دیتے۔ تھے۔ اور اس کو بھوکا پیاسا رکھکر مارتے کہ تا مردہ قیامت کے دن اس پر سوار ہو۔ یہ بھی ان کا عقیدہ تھا۔ کہ مردہ کی روح الو کی شکل میں قبر پر اڑتی رہتی ہے اور اگر مردہ مقتول ہو تو وہ اسقنی اسقنی پکارتا رہتا ہے۔ جبتک کہ مقتول کا قصاص نہ لیا جاوے یہ اکثر کہا جاتا ہے جیسا کہ اکثر نے لکھا ہے کہ وہ خدا پر بھی ایمان لاتے تھے۔ مگر ان کا خدا کی ہستی پر ایمان محض لفظی ہی لفظ تھی عملی طور پر وہ خدا کو کچھ نہیں مانتے تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کی انجام دہی مختلف بتوں دیویوں دیوتاؤں کے سپرد کر رکھی ہے اور اسلئے خدا کی پرستش یا اس سے دعا مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ بتوں ہی کی طرف تمام حالت میں رجوع کرنا چاہیئے القصہ انکا قومی مذہب سخت بت پرستی اور پرلے درجے کی وحشیانہ توہم پرستی تھی۔

غرض اخلاقی تمدنی اور مذہبی پہلو سے عرب پر بدکاری اور توہم پرستی کی ایک سخت تاریک رات چھائی ہوئی تھی۔ جس میں سیاہ ابر نے رات کی تاریکی کو اور بھی بڑھا دیا تھا۔ عرب کی شاعری اس گھٹاٹوپ تاریکی کے اندر صرف ایسی تھی جیسے کہیں سے بادل کا ٹکڑا پھٹ کر ایک دھیمے ستارے کی روشنی نظر آجاتی ہے۔ اسی ستارے کی روشنی کو مخالفین اسلام نے شمس نصف النہار بنا کر دکھانے کی کوشش کرتے تھے۔

سورتھ سمتھ عرب میں عیسائیت کی حالت پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ حضرت علی اسمات کے کہنے سے حتی پر معلوم ہوتے ہیں۔ ..... جاہلیت میں عیسائی شاعر بھی تھے۔ اور ان کے شعروں سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اگر عرب سے بڑھ کر نہیں تو عرب کے برابر ضرور ..... میں شامل تھے میور جیسے متعصب عیسائی کو یہ کہنا پڑا ہے کہ ساتویں صدی کی عیسائیت نہایت گری ہوئی اور فاسقانہ حالت میں تھی مختلف فرقوں کے جھگڑوں سے یہ کسی کام کی نہ رہگئی تھی۔ اور ابتدائی زمانہ کے پاک ایمان کی بجائے وحشیانہ توہم پرستی اس میں رائج ہو گئی تھی۔ اب اس بات کا فیصلہ متعصب معترض میور کے جانشینوں سے کرے کہ آیا عیسائیت کی وہ حالت تھی جسکا اقرار میور نے کیا ہے کہ وہ معرفت کی تعلیم دینے کے قابل تھے۔ عیسائیت خصوصاً اس زمانہ میں جسکا ذکر معترض آریہ کر رہا ہے خود اللہ کے نام سے بے خبر تھی۔ اور مختلف فرقوں کے باہمی تمام جھگڑے یسوع اور اسکی الوہیت کے متعلق تھے نہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق۔ یہی وجہ تھی کہ عرب میں عیسائیت سخت ناکام رہی۔ کیونکہ جہاں عربوں نے بتوں اور دوسری اشیاء کو چھوٹے چھوٹے خدا بنا رکھا تھا۔ عیسائی مذہب ایک اور کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ وہ لوگ اپنے پرانے بتوں کو چھوڑ کر ایک ..... ربت کے پیچھے لگتے۔

الغرض باوجود عیسائی مذہب کے عرب میں موجود ہونیکے عرب اسی جہالت اور تاریکی کے گڑھے میں پڑے رہے۔ جس میں وہ پڑے ہوئے تھے۔ بلکہ شاید کچھ اور بھی پستی کیطرف ہی ان کی حالت چلی گئی۔

ہندوستان اور عرب کی جو حالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے تھی اس کو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس حیرت انگیز تبدیلی کو جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک نفس کے ذریعہ کل دنیا میں ظاہر ہوئی۔ اچھی طرح سمجھنے کے لئے اب ہم یہ بیان کرینگے کہ آپ سے پہلے ملک عرب میں اتفاق پیدا کرنے اور اسکی اخلاقی تمدنی اور مذہبی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے کس کس قسم کی کوششیں ہو چکی تھیں۔ ملک ہند کی اصلاح کی کوششیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہو چکی تھیں وہ اس مضمون کے شروع میں یعنی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج

KHILAFAT LIBRARY

کی تحریر سے لکھدی ہیں۔ اب ملک عرب کی سنئے۔ بعد اس کے کہ حضرت اسمٰعیل ع کے پاک مذہب کو چھوڑ کر بت پرستی پر جم گئے تھے۔ بڑی تحریکیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ملک عرب کی اصلاح کیلئے ہو چکی تھیں۔ (۱) یہودیوں کی کوششیں جن میں سے تیسری کوشش ایک نہایت کمزور کوشش تھی۔ اور پہلی طاقتور اور زبردست کوششیں تھیں۔ جن کے ساتھ حکومت کا رعب بھی تھا۔

نار الحرب کے نتائج

جنگ کی وجہ سے آجکل انگلستان میں سوا دو لاکھ زن و مرد بے کار ہو گئے ہیں یہ نار الحرب کے نتائج و عواقب ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار ط

منشی اشیاء کے تحائف کی ممانعت

گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ شراب اور دیگر اشیاء منشی کے تحائف جو افواج کے نام بھیجے جائیں گے وہ قبول نہیں کئے جائیں گے بلکہ معطیوں کو واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ گورنمنٹ کا طریق عمل سزاوار تحسین و آفرین بلکہ قابل تشکر و امتنان ہے یہ امر بھی قابل غور ارباب نظر ہے کہ مجالس و محافل میں جب کسی کا جام صحت تجویز کیا جاتا ہے تو اس ام الخبائث اور مضر صحت چیز کا کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ جائے حیرت ہے کہ ایک شخص کی صحت و عافیت کی تمنا میں خود اس کو اور دیگر حضار مجلس کو پینے کے واسطے وہ چیز پیش کی جاتی ہے جو مخرب اخلاق اور مناقض صحت ہے۔ ان ھذا لشیء عجاب ط

جرمنوں کی عیاری تابوت میں توپ

ایک جنازہ کسی برطانوی خندق کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ سب سے آگے ایک پادری ہاتھ میں کتاب لئے کچھ دعائیں پڑھتا جاتا تھا۔ اس کے بعد چادر پوش تابوت تھا۔ اور سب سے پیچھے چند سوگوار اشخاص گریہ کناں تھے۔ اس وقت خندقوں سے گولہ باری نہیں ہو رہی تھی۔ خندق مذکور کا برطانوی افسر رقیق القلب تھا۔ گویا (وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ و رحمۃ) (اور ہم نے متبعین عیسےٰ علیہ السلام کے دلوں میں ترس اور رحم ڈال دیا (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید) کا مورد و مصداق تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ جب جنازہ پاس سے گزرے تو کھڑے ہو کر سلامی اتارنا۔ چنانچہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی۔ پادری نے سلام کا جواب دیا اور پھر چادر اتار کر تابوت کھولدیا۔ اندر سے ایک میکسم توپ برآمد ہوئی۔ جس۔ اس خندق کے ہر ایک برطانوی سپاہی کو مقتول یا مجروح کر دیا۔ جرمنوں کی منافقت دورنگی و عیاری قابل صد ہزار نفرین ہے۔ برطانوی افسر کو بھی رشتہ حزم و احتیاط ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے تھا۔ کہ دشمن ہیں یہ بھی انکا کوئی چرتر نہ ہو ان سے حذر اولیٰ ہے ھم العدو فاحذرھم۔

جرمنی کا سب سے بڑا گاہک انگلستان ہے

۱۹۱۳ء میں جرمنی کے تجارتی مال کی کل برآمد پچاس کروڑ پونڈ تھی جس میں انگلستان کی درآمد آٹھ کروڑ پونڈ سے زیادہ تھی۔ گویا جرمنی کی تجارتی اشیاء کا چھٹا حصہ انگلستان نے خریدا۔ غور کرو جرمنی جو اس وقت میدان کارزار میں انگلستان سے برسر پیکار ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے سب سے بڑے گاہک کیساتھ قطع تعلق کر کے اپنی حماقت سے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہا ہے۔

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قسم کے ایک آدمی کی حکایت لکھی ہے:۔

یکے بر سر شاخ و بن مے برید
خداوند بستاں نگاہ کرد و دید
بگفتا گر ایں مرد بد مے کند
نہ با من کہ با نفس خود مے کند

(نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

خدیو مصر اور جنگ

ہائمز میں ایک چٹھی چھپی تھی کہ قسطنطنیہ میں جرمن فوجی افسروں کے جور و تشدد کی وجہ سے ترکی سپاہ میں بغاوت کا ولولہ پیدا ہو رہا ہے ارل کرومر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوڈان کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جہاں چند سال ہوئے جرمنوں کو ایسٹ افریقہ کے لئے سوڈانیوں کو بھرتی کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ چند سال کے بعد برٹش ایسٹ افریقہ کمپنی کیطرف سے بھی ایسی ہی درخواست موصول ہوئی۔ بنابریں ایک انگریز افسر سوڈانیوں سے مشورہ کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ جس نے واپس آکر بیان کیا کہ اگر یہ امر صاف اور واضح طور پر مشتہر کر دیا جائے کہ سپاہ برٹش افسروں کے ماتحت ہو گی تو رنگروٹوں کی بھرتی میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ بخلاف ازیں ایک شخص بھی جرمن ملازمت میں داخل ہونے پر رضامند نہیں معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ سابق میں بھرتی کئے گئے تھے۔ انہوں نے واپس آکر جرمن انضباط کی سختی اور جرمن افسروں اور غیر کمیشن یافتہ افسروں کے وحشیانہ سلوک کی سخت شکایت کی۔ ارل کرومر خدیو مصر کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر نادانی سے انہوں نے فی الواقعہ اپنی قسمت جرمنوں سے وابستہ کر دی ہے تو خدیو کا یہ انحراف پولٹیکل پہلو سے چنداں دقیع نہ ہو گا۔ کیونکہ مصر میں انکا ذاتی اثر نہایت خفیف ہے خواہ آئندہ پولیٹیکل حیثیت سے مصر کا کیا ہی مستقبل کیوں نہ ہو عباس حلمی (موجودہ خدیو) فرمانروائے مصر نہیں رہ سکتا۔ مزید براں ترکی سے مصر کا مصنوعی بھی عرصہ دراز سے مصر کی بہبودی کے حق میں مضر ثابت ہو رہا ہے۔

انور پاشا میدان جنگ میں

روٹر کا ایک تار جو ایتھنز کے ذریعہ سے پہنچا ہے مظہر ہے کہ انور پاشا کوہ قاف کی ترکی فوجوں کی کمان کیلئے خود گیا ہے۔ گو پیشتر بھی کوہ قاف کے ترکی جنگ کا ذکر آچکا ہے لیکن اسکی تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔ مگر بار بار کوہ قاف کے جنگ کا ذکر آنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف روسی ارمن روم میں ترکی علاقہ میں گھس آئے ہوئے ہیں۔ وہاں دوسری طرف ترک بھی روسی علاقہ کوہ قاف میں گھس کر روسیوں سے لڑ رہے ہیں۔ البتہ باکو میں ترکی فوج کی نسبت جو تار ریوٹر کا ایک مرتبہ آچکا ہے پھر اس کے بعد اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

میدان جنگ سے ایک ہندوستانی افسر فوج کی چٹھی

آنریبل ملک عمر حیات خانصاحب ٹوانہ کی طرف سے ایک پرائیویٹ چٹھی دہلی میں پہنچی ہے۔ جس میں وہ ہندوستانی سپاہ کی بہادرانہ خدمات کی تعریف کرتے ہیں جو وہ تاج برطانیہ اور ملک کی کر رہی ہے۔ یہ لارڈ رابرٹس کی تدفین کی تقریب پر لندن گئے تھے۔ جہاں سے اب وہ میدان جنگ کو مراجعت کر رہے ہیں۔ تاکہ وہاں کی لڑائی میں حصہ لیں۔ آنریبل ملک صاحب کے بیان کے مطابق ہندوستانی سپاہ اس اظہار وفاداری کے موقعہ کی نہایت قدر کرتی ہے اور ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ کی شکر رہے۔

دریائے ٹیمز اور مڈے کی حفاظت گاہوں کے کمانڈنگ افسر نے ذیل کا نوٹس جاری کیا ہے؟

عوام الناس کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر دشمن کے ہوائی جہاز ان حفاظت گاہوں کے قرب و جوار میں نمودار ہوں۔ تو آتشبار اشیاء کے گرانے والے ٹکڑوں خود ان آتشبار اشیاء یا ان لوگوں سے جو ہوائی جہازوں پر سے گرائے جائیں۔ اس علاقے کے باشندوں کو کسی حد تک نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اسلئے اگر فیر ہونے کی آواز سنائی دے تو لوگوں کو چاہیئے۔ کہ فوراً محفوظ مقامات میں پناہ لیں۔ اس غرض کے لئے سب سے زیادہ محفوظ مقامات مکانات کے تہ خانے ہیں۔ اگر کوئی شخص ازراہ مکانات سے باہر آئے تو خود نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔ اس بارے میں وقت پر غالباً کوئی اطلاع شایع نہ کی جا سکے گی۔ توپوں کے فائر اسی کو نوٹس سمجھ لینا چاہیئے۔

کیا پنجاب پریس کیلئے سنسر کی ضرورت ہے

ہم عصر پیسہ اخبار نے خدا جانے کن وجوہ کی بنا پر پنجاب میں پریس سنسر کی ضرورت ظاہر کی جہانتک ہمارا خیال ہے۔ اس وقت بفضل ایزدی پنجاب پریس اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں۔ اور پنجاب پریس کا لہجہ بہت محتاط ہے اور خصوصاً ایام جنگ میں۔ جو وفاداری عقیدت کیشی اور دور اندیشی سے پنجاب پریس اپنا کام کر رہا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں حضور لاٹ صاحب پنجاب نے ایک تقریر میں پنجاب پریس کی توصیف فرمائی تھی۔ گورنمنٹ عالیہ اس سے بخوبی واقف ہے اگر لاہور میں دو تین اخباروں سے ضمانتیں لی گئی ہیں۔ تو ان میں سے جنگ کے متعلق کسی سے ضمانت نہیں لیگئی۔ ورنیکلر پریس کے ذرایع اخبار محدود ہیں وہ جو کچھ خبریں لیتا ہے انگلو پریس سے اور بفرض اگر کوئی نالبکار ان خبروں کو توڑ مروڑ کر لکھنے کی جرءت کرے تو پریس ایکٹ اول ایک ورنہ دو ہفتہ میں اس کا فیصلہ کرنیکے لئے تیار ہے۔

اس وقت تک پنجاب میں کسی اخبار سے جنگ کے متعلق کوئی ایسی ویسی خبر لکھنے پر ضمانت نہیں لی گئی اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہی آئندہ امید ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہمعصر پیسہ اخبار نے کیوں خواہ مخواہ پریس سنسر کی ضرورت کو محسوس کیا۔ ہاں اگر پیسہ اخبار کا اڈیٹر کسی ایک یا دوسری وجہ سے ایسا لکھنے پر مجبور ہے تو وہ دوسروں کو اس مجبوری میں شریک ہونے کے لئے دعوت کیوں دیتا ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء

۲۵ دسمبر ۱۹۱۴ء

نماز جمعہ ۱۔ بجے سے ۲½ تک

نظم ۲½ بجے سے ۳ بجے تک

میر محمد اسحاق صاحب ۳ ″ سے ۴ ″ تک

۲۶ دسمبر ۱۹۱۴ء تلاوت قرآن کریم و نظم ۹½ ″ سے ۱۰½ ″ تک

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۱۰½ ″ سے ۱۱½ ″ تک

مولوی محمد سرور شاہ صاحب ۱۱½ ″ سے ۱۲½ ″ تک

نماز ظہر و عصر ۱۲½ ″ سے ۲ ″ تک

تقریر مولوی سید محمد احسن صاحب ۲ ″ سے ۳½ ″ تک

تقریر ہائے طلباء ہائی سکول ۳½ ″ سے ۴½ ″ تک

۲۷ دسمبر تلاوت قرآن کریم و نظم ۹½ ″ سے ۱۰ ″ تک

چودہری ظفر اللہ خانصاحب ۱۰ ″ سے ۱۱ ″ تک

حافظ روشن علی صاحب ۱۱ ″ سے ۱۲½ تک

نماز ظہر و عصر ۱۲½ ″ سے ۲ ″ تک

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ ۲ ″ سے شروع

۲۸ دسمبر ۱۹۱۴ء تلاوت قرآن کریم و نظم ۹½ ″ سے ۱۰ ″ تک

نظم سید حامد شاہ صاحب
رپورٹ سکرٹری } نماز ظہر تک

نماز ظہر و عصر ۱۲½ سے ۲ ″ تک

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ؓ ۲ بجے سے شروع

۲۹ دسمبر۔ تلاوت قرآن مجید و نظم ۹½ ″ سے ۱۰ ″ تک

تقریر ہائے طلبائے مدرسہ احمدیہ ۱۰ ″ سے ۱۱ ″ تک

مفتی محمد صادق صاحب ۱۱ ″ سے ۱۲½ ″ تک

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ہندوستان کے اظہار عقیدت کا راز

انگلستان کا اخبار ″ڈیلی میل″ ہندوستانیوں کے پرجوش اظہار وفاداری پر رائے زنی کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔ کہ

یہ امر باعث فخر ہے کہ ہماری ہندوستانی رعایا موجودہ جنگ میں ہر طرح ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ لارڈ کریو کے یہ الفاظ راستی پر مبنی تھے۔ یا نہیں کہ ہندوستانیوں کی وفاداری اور عقیدت شعاری کے موجودہ رویہ کی کلید انڈین سروس کی عمدگی اور سلامت روی ہے اگر ہندوستان پر برطانوی حکمرانی کا مفہوم صرف انڈین سول سروس کی حکومت ہی ہے تو یہ ہندوستان کے لئے بہت تاسف انگیز ہوگا۔

ہمارے خیال میں اگر صورت حالات ایسی ہی ہوتی۔ تو ہندوستان موجودہ ارادت و عقیدت کا اظہار نہ کرتا۔ ہندوستان تو اس لئے وفادار اور عقیدت شعار ہے کہ اسے انڈین سول سروس کے سرکاری دستور العمل کے عقب میں تاج برطانیہ برطانوی پارلیمنٹ اور برطانوی لوگ دکھائی دے رہے ہیں۔

باغی بوئیروں کا خاتمہ

جنرل دیویٹ کی گرفتاری اور جنرل بے روس کی موت سے جنوبی افریقہ کے باغی بوئیروں کی قابل نفوت سازش اور بغاوت کی دراصل کمر ٹوٹ گئی۔ لاریب جنرل بے روس نے بڑی نالائقی کا کام کیا کہ باوجود گورنمنٹ کے سٹیزن افواج کا کمانڈنٹ جنرل ہونے اور اس عہد کی وجہ سے گورنمنٹ کی تیاریوں سے واقف ہونے کے اس نے جرمنوں کے مقابلہ سے گریز کر کے نہ صرف اپنے عہدے سے استعفاء دیدیا بلکہ کھلم کھلا دشمن سے جا ملا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نمک حرامی ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ایسے شخص کو ایسی ذمہ داری کا عہدہ سپرد کرنا دور اندیشی سے بعید تھا۔ مگر اب قدرت نے اس کا فیصلہ کر دیا۔

جنگ کا ذمہ وار کون ہے

سائنز گیولٹی سابق وزیر اعظم اٹلی نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ ماہ اگست ۱۹۱۳ء میں اسٹریا نے اٹلی کو مطلع کیا تھا۔ کہ وہ سرویہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے اس خبر سے یورپ میں بڑی سنسنی پھیلی ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ ولیعہد اسٹریا کے قتل ہونے سے ایک سال پہلے ہی جرمنی اور اسٹریا کی نیت بدلی ہوئی تھی۔ اور وہ عالمگیر جنگ کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔

افتتاح پارلیمنٹ ایران

سرمرزا داؤد خاں مفتاح السلطنت قونصل جنرل ایران مقیم کلکتہ کے پاس وزیر معاملات خارجیہ ایران کا تار آیا ہے کہ ۳ر دسمبر کو مدبران و سفیران ممالک و علماء و وزراء و رؤسا کی موجودگی میں پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا۔ ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایران نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ موجودہ جنگ میں ایران نے غیر جانبدار رہنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ ایران اور دوستدار سلطنتوں کے مابین یکجہتی کے تعلقات قایم ہیں۔

ہندوؤں میں کونسی سوشل اصلاحوں کی ضرورت ہے

بنگالی لکھتا ہے کہ ہندوؤں کی بچپن کی شادی کی رسم اور بیوگان کو جبراً شادی نہ کرنے دینا دونوں ہندو قوم کی تعداد گھٹانے کے ذمہ دار ہیں۔ اور اسکی خواہش ہے کہ تعلیم کی ترقی کے ساتھ یہ غایب ہو جانی چاہئیں۔ کیونکہ بقول اس کے انگلستان میں شاہان ٹیوڈر کے عہد میں بچپن کی شادی کا رواج تھا۔ مگر بعد کی تعلیم اور تہذیب کی ترقی نے یہ رسم دور کر دی بقول بنگالی ۱۸۷۶ء کے زمانہ میں بنگال کے ہندوؤں میں کثیر الاذدواجی کا رواج تھا۔ جو آج نہیں رہے۔ گر ودیا ساگر نے جو شادی بیوگان کو رواج دینا چاہا تھا۔ اسے ابتک کامیابی نہیں ہوئی۔ بجائیکہ بیوگان کو جبراً شادی سے روکنا فطرت کے خلاف گناہ ہے۔ اس لئے ہندو قوم کی ترقی تعداد کیلئے اس قسم کی سوشل اصلاح کی بڑی ضرورت ہے

ٹرکی کو کس طرح جنگ میں پھانسا گیا

بحوالہ پٹر و گراڈ فتحی بے نے برلن میں قرض لینے کی کوشش کی جواب ملا۔ ٹرکی جنگ میں شامل ہو تو قرض ملجائیگا۔ فتحی بے نے اپنی حکومت سے دریافت کئے بغیر روپیہ لے لیا۔ اور خیر سے شامل ہو گیا۔ جرمنوں نے اس کو کافی سمجھ کر کوروزوں کو آراستہ کر کے روس پر حملہ کر دیا۔ ترکی حکومت نے کیفیت طلب کی۔ تو جرمن سفیر نے کہا کہ فتحی بے ترکی کی فوجی اعانت کا باضابطہ اقرار کر چکا ہے اور ہمارے قیصر سے جو وعدہ ایک دفعہ کر دیا جائے۔ اُسے کوئی بآسانی نہیں توڑ سکتا۔

ناظرین کیخدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے پیارے نور کی اعانت کے لئے ایک ایک دو دو خریدار دیکر مشکور فرماتے رہیں۔ ایک دو خریدار کا پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے (مینیجر نور)

KHILAFAT LIBRARY

انسانوں کے ایک گروہ کی فریاد گورنر صاحب بہادر کے حضور میں

حضور گورنر صاحب اس حال ہی میں دورہ کرتے ہوئے منٹگومری تشریف لیگئے تھے

اس علاقہ میں ایک اچھوت جاتی "دیچم" آباد ہے۔ اس کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ بے جا جاتی ایمان کرنے والے ہندوان کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے بہت برا سلوک روا رکھتے ہیں۔ ان بیچم لوگوں نے حضور گورنر صاحب کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھانے کیلئے ان کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ان مظلوم لوگوں نے بتلایا کہ ہم اعلےٰ ذاتوں کے ہاتھوں بیشمار مصائب جھیل رہے ہیں۔ گاؤں میں ہمیں یہ بھی اجازت نہیں کہ ہم اپنی پوشاک یا رسم و رواج میں ذرا بھر بھی تبدیلی کر سکیں۔ اگر کبھی بھی ترقی کرنے لگتے ہیں تو اعلیٰ ذات کے ہندو جان لینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ شہروں میں جہاں یہ امید کی جاتی ہے کہ نسبتاً آزاد خیال لوگ بستے ہیں۔ وہاں بھی ہمارا برا حال ہے۔ ہمیں عام کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہمارے بچے پبلک سکولوں میں داخل نہیں کئے جاتے۔ ہم پر یہاں تک ظلم روا کیا جاتا ہے کہ کشتیوں میں جن میں کتے سوئر اور اور جانوروں کو لاد لیا جاتا ہے۔ لیکن ہم لوگوں کو سوار ہونے کی اجازت نہیں ہے ان باتوں کے علاوہ اور بہت سی دردناک باتیں بیچم لوگوں نے حضور گورنر صاحب کے گوشگذار کیں۔

کیا اسکا علاج آریوں یا عیسائیوں کے پاس ہے؟

واقعات اس امر کو مبرہن اور آشکارہ کرتے ہیں کہ آریوں اور عیسائیوں کے پاس ان اچھوت اقوام کے درمان کا کوئی علاج نہیں ہے۔ آریہ سماج مسلمانوں کی دیکھا دیکھی اچھوت اقوام کو اپنے میں ملانے کے لئے خواہشمند ضرور ہے۔ مگر اس کے لئے بزرگان اسلاف کے نمونوں کی ضرورت ہے۔ جس سے آریہ سماج قطعی تہیدست ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں یا عیسائیوں میں سے اکا دکا اگر کوئی شخص ان کے سائن بورڈ کو دیکھکر ان میں چلا گیا۔ تو بہت جلد اُسے اونچی دوکان پھیکا پکوان کھتے ہوئے واپس ہونا پڑا۔ آریہ سماج کا ہاضمہ نوواردوں کو ہضم کرنے کے لئے کمزور ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں میں بزرگان اسلاف کا نمونہ نہیں ملتا۔ بلکہ منوجی مہاراج نے تو ذاتوں میں اسقدر امتیاز درجہ فاصل قائم کر دیا ہے۔ کہ اگر ایک ذات کا آدمی دوسری ذات کے اعلےٰ کو آنکھ اوٹھا کر دیکھے تو اُس کی آنکھ نکال ڈالنی چاہیئے۔ ویدوں کے پڑھنے کا حکم صرف برہمنوں تک ہی محدود ہے فرمایئے جب بزرگان اسلاف کے ہاں یہ نمونے ہوں تو اب ان کے پیرو کسطرح اور کیسے غیر اقوام کو ہضم کر سکتے ہیں۔ باقی رہا عیسائیوں کا معاملہ سو عیسائیوں میں بھی کالے گورے کی زبردست تفریق موجود ہے۔ اور مسیح لوگوں کا ہاضمہ بھی آریہ سماج کی طرح کمزور ہے۔ اب بے دیکر سوال مسلمان پر آٹھہرتا ہے۔

کیا مسلمان غیر اقوام کو انسانی حقوق دینے کیلئے تیار ہیں؟

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جہانتک اصول کا سوال ہے جیسے زبردست اور ناطق الجرح مساوات کا اصول اسلام میں موجود ہے اور کوئی مذہب ایسی مساوات بنی نوع انسان کے سامنے نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ ہندو ازم میں جہاں ویدوں کا پڑھنا تا مرگ برہمنوں تک ہی محدود ہے۔ اور شودر کے کان میں اگر ویدوں کے منتر کا ایک لفظ بھی چلا جاوے تو ان کے کانوں کو تو ت شنوائی سے ساقط کر دینا لکھا ہے۔ وہاں اسلام میں ایسی بے نظیر مساوات پائی جاتی ہے۔ کہ اگر سلطان ٹرکی یا امیر کابل کے لئے قرآن کریم کے تیس پارے ہیں۔ تو وہی تیس پارے ایک خاکروب سے مسلمان شدہ کے لئے بھی۔ آج ایک خاکروب سے مسلمان شدہ ایک مسلم تہنشاہ معظم کے پہلو بہ پہلو نماز پڑھنے کا پورا پورا حق رکھتا ہے اور اُسے کوئی طاقت اس مساوات سے باز نہیں رکھ سکتی۔ اسی طرح کیا تھ اگر ایک چوہڑہ چمار مسلمان ہو کر اپنے تقویٰ اور طہارت میں مومنانہ شان پیدا کرے تو از روئے اصول وہ ایک متقی پرہیزگار سید کی دامادی کا حق رکھتا ہے۔ اور کوئی طاقت اس سے یہ حق چھین نہیں سکتی۔ مگر افسوس ہندوستان میں آکر ہندوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی کرایہ کی شرافت خرید لی۔ اور اب یہ بھی بھارت باسیوں کیطرح کسی کو اپنے لگے کا نہیں گردانتے۔ اور جب سے یہ متعدی مرض مسلمانوں میں سمایا ہے۔ تب سے مسلمانوں میں زوال آنا شروع ہو گیا ہے۔ پیارو خیال کرو کہ ایک اچھے لکھے پڑھے نو مسلم کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ محض گیڈر والا پروانہ حاصل کرنے کے لئے اور در در بھیک مانگنے کی خاطر مسلمان ہو کر اپنے خویش و اقارب اور وطن سے ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو۔ اُسے کیا ضرورت پڑی ہے؟

ایک طرف مسلمان کرایہ کی شرافت پر گرویدہ ہو کر منوجی مہاراج کے اصول برہمنوں کی طرح کسی کو اپنے خیال میں نہ لائیں دوسری طرف وہ ایک نو مسلم کو بجائے قرآن کریم سے متمتع کرنے اور اپنے گوشت کا پوست سمجھکر اپنے گلے سے لگانے کی بجائے اسے گیڈر والا پروانہ دیکر در در کا گداگر بنا دیں تو بتلاؤ۔ جان بوجھ کر ایسی درگت اور درد شا میں پڑنے میں کسکا سر پھرا ہے؟

ایک والئے ریاست اور ایک بھنگی سے مسلمان شدہ نو مسلم کی دلچسپ داستان

اگر پیارو! جہاں ایک طرف کرایہ کی شرافت پر نازاں ہونیوالے مسلمان نو مسلموں کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے اور دور باش دور باش کی صدائیں بلند کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور فضل ہے کہ وہاں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ادنیٰ سے ادنیٰ نو مسلم کو اپنے گوشت کا پوست سمجھکر اپنے گلے سے لگانے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں۔ کل ہی میرے ایک نہایت ہی معزز و مکرم بزرگ نے جو ایک مسلمان ریاست میں معقول عہدہ پر متعین ہیں انہوں نے اپنا ایک چشمدید واقعہ ذکر فرمایا جسکو سنکر میری آنکھوں میں مارے خوشی کے آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا

کالی کالی گھٹا کے افق پر سفید دھاریاں

ادا کیا۔ کہ الحمد للہ اس گئے گذرے وقت میں جبکہ اسلام کے آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ افق پر سفید دھاریاں نظر آ رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔ کہ

"اس ریاست میں جمعہ کو ایک خاکروب مسلمان ہوا۔ والئے ریاست کا جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں آنیکا وقت تھا۔ اسکے ایڈ کانگ وغیرہ نے آکر خاکروب نو مسلم کو کہا۔ کہ ابھی جگہ خالی کر دو۔ حضور نواب صاحب بہادر تشریف رکھینگے۔ تم اُٹھ کر دوسری جگہ ہو جاؤ۔ تو اس بھنگی سے نو مسلم شدہ نے کمال جرأت اور دلیری سے یہ کہا کہ یہ خدا کا گھر ہے۔ اس جگہ امیر و غریب یکساں ہیں۔ یہاں کالے گورے کی تفریق کا ہیکی؟ دوسرے نماز پڑھنے والے لوگوں نے بھی بھنگی سے مسلمان شدہ کا ساتھ دیا کہ یہ خدا کا گھر ہے۔ اس میں کوئی تفریق نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اسی بحث میں کافی وقت گذر گیا۔ اور جب ایڈی کانگ وغیرہ واپس گئے تو حضور نواب صاحب بہادر نے دیری کا سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس طرح ایک بھنگی سے مسلمان شدہ کے ساتھ تکرار ہو پڑا اور دیری ہو گئی چنانچہ جب نواب صاحب بہادر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ تو اس نو مسلم کو خصوصیت سے بلا کر اپنے پہلو میں جگہ دی۔ اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس بھنگی سے مسلمان شدہ سے مصافحہ کر کے فرمایا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتلاؤ۔ اس بھنگی سے مسلمان شدہ نے کمال جرأت اور دلیری سے یہ جواب دیا کہ مجھ سے بڑھ کر اور کون نالائق ہوگا کہ خدا کے گھر میں بیٹھکر خدا کو چھوڑ کر ایک انسان کے آگے دست دراز کر دوں۔ یہ سنکر نواب صاحب بہادر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور دوبارہ اس نو مسلم سے مصافحہ کیا۔ اور کسی امر کے دریافت کرنے کی جرأت نہ کر سکے"!

بہرحال اس گئے گذرے وقت میں بھی اگر کوئی قوم کوئی مذہب گروہ انسانوں کو انسانی حقوق دلیکتا ہے تو وہ صرف اسلام اور اسلام ہی ہے۔ اور کوئی مذہب کسی قوم کو مساوات انسانی حقوق دینے کیلئے طیار نہیں ہے۔ جو قرآن کریم کے تیس پارے امیر الامراء مسلمان کیلئے ہیں وہی ایک غریب سے غریب مسلمان کیلئے جو نماز ایک امیر مسلمان کیلئے وہی ایک غریب مسلمان کیلئے۔ جو وضو کا طریقہ ایک امیر مسلمان کیلئے وہی

غریب کیلئے۔ یہ نہیں کہ امیر تو کوئیں کے پانی سے وضو کرے اور غریب کیلئے گدلا پانی تجویز ہو۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں

اس لئے اگر کوئی مذہب دنیا کی مختلف اقوام کو ہضم اور ہڑپ کر سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ اور جب تک پیروان اسلام اپنے بزرگان اسلاف کے اسوہ حسنہ پر کاربند رہے تب تک اسلام دن دگنے اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ میدان سامنے آیا۔ فوراً صاف ہوگیا۔ کوہ آگے آیا ریزہ ریزہ ہوکر اڑ گیا۔ قومیں کی قومیں ہضم اور ہڑپ ہوگئیں ایک طرفۃ العین میں بیگانے اپنے بن گئے۔ مگر جب سے کرایہ کی شرافت کا سوال آیا۔ اور ہندوستان کے رہنے والے مسلمان بھارت واسیوں کی طرح کسی دوسرے کو اپنے برابر کا نہ سمجھنے لگے۔ تب ہی زوال در زوال آتا گیا۔ میرا ارادہ اگلے ایتوار میں انشاء اللہ تعالیٰ اس موضوع پر ذرا وضاحت سے لکھنے کا ہے دوست دعا فرماویں کہ مولا کریم مجھے توفیق عطا فرماوے

ہندوستان کے اخبار کا اڈیٹر میدان جنگ میں

"نزبل سیوک" ایک ہندی و اردو اخبار ڈیرہ دون سے ہفتہ وار شایع ہوتا ہے۔ اس میں جو مضامین شایع ہوتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ نزبل سیوک ہی ہے۔ اب اس کے تازہ پرچہ سے ظاہر ہوا ہے کہ نزبل سیوک کے اڈیٹر راجہ مہیندر پرتاب صاحب جلدی یورپ جانیوالے ہیں اور وہاں سے آپ اپنے اخبار کے لئے جنگ کی تازہ خبریں اصلی بھیجا کرینگے۔ آپ لکھتے ہیں کہ میں جلد ہی یورپ جانیوالا ہوں۔ وہاں سے امید ہے کہ جنگ کی اصلی حالت میں آپ کو بتا سکونگا۔ سنسر کی صفائی تو ضرور رہے گی۔ مگر اس سرکاری محکمہ کی کانٹ چھانٹ تو نہ ہوگی۔ اس طریقہ سے سارے ہندوستان بھر میں صرف یہی اخبار ہوگا۔ جسکا خاص نامہ نگار میدان جنگ کے نزدیک سے ہی خبریں بھیجیگا۔

جزیرہ ماریشس میں آریہ سماج کا زور

ہمعصر آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:۔ ماریشس سے پہلے بہت بھیانک خبریں آیا کرتی تھیں۔ لیکن اب وہاں آریہ سماج نے ویدک دھرم کی روشنی بڑی سرعت سے پھیلا دی ہے۔ ہندو جو پہلے عیسائی ہو رہے تھے۔ اب پکے ویدک دھرمی بن رہے ہیں۔ ماریشس میں آریہ پرتی ندھی سبھا بھی بن چکی ہے۔ وہاں سے ایک ہندی ہفتہ وار اخبار "مورشیس آریہ پتر" کے نام سے نکلتی ہے۔ اس کے تازہ نمبر سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار تندہی اور خوبی سے ہو رہا ہے۔ اور نئے آریہ سماج کھل رہے ہیں۔ ممبروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور لوگ آریہ سماج کیطرف کھچے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ "سینول دیکویر" میں بھی آریہ سماج جاری ہوگیا ہے۔ پہلے دن بڑی دھوم دھام سے ہون یگیہ کیا گیا۔ منڈپ بڑا سندر بنایا گیا تھا۔ جب آریہ نوجوانوں نے ویدمنتر سوریے گانے شروع کئے۔ تو اس وقت ایک بہت ہی دلچسپ نظارہ نظر آتا تھا۔ مردوں اور عورتوں کی بھیڑ بھاڑ تھی۔ ماریشس ایسے جزیرہ میں آریہ سماج کی دھونی جا پہونچی ہے اور یہ دھونی ماریشس میں ایک کھیر گونج پیدا کر رہی ہے"

اس کا جلدی ازالہ ہونا چاہیئے

ہمعصر آریہ گزٹ نے جزیرہ ماریشس میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے جو کچھ لکھا ہے کسی مذہب کی ترقی کیلئے انسان کو رنج نا منانا چاہیئے وہاں آریہ سماج کا پرچار نہیں ہو رہا۔ بلکہ بفضل ایزدی اسلام کا پرچار ہو رہا ہے۔ آریہ سماج لوگوں سے یہ منوالیگا کہ ایک خدا کی پوجا کرو مگر خدا کے ساتھ روح مادہ اکاش۔ اور زمانہ بھی برابر کے حصہ دار ہیں جسطرح خدا خود بخود ہے اور ازلی ہے۔ اسی طرح سے روح۔ مادہ۔ اکاش۔ اور زمانہ بھی ازلی اور ابدی ہے۔ گویا ایک خدا کے ساتھ چار پانچ اور خداؤں کا اضافہ ہے۔ مگر ایک مسلمان جب انہیں یہ خدا کا بے لاگ پیغام پہونچائیگا کہ صرف ایک ہی خدا پوجنے کے قابل ہے۔ باقی سب مخلوق ہے اور وہ واحد سب کا خالق ہے۔ تو بتلاؤ کسکا پلڑا زبردست رہیگا۔ لوگ یہ سنکر ضرور خوش ہونگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس فکر میں ہیں کہ کوئی قابل آدمی وہاں بھیجا جاوے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد اہل ماریشس کو خدا کا پیغام پہونچانے کے لئے کوئی آدمی روانہ ہو جائیگا۔

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ کیساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ناگری ترجمہ کا بھی اضافہ ہوگا!

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ جسکا اشتہار آپ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ پائینگے فی الحال یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ ایک ایک پارہ کا ترجمہ کرکے نکالا جاوے۔ پہلے متن اس کے نیچے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ۔ گورمکھی ترجمہ کے ساتھ ہی نیچے حاشیہ پر نوٹ جس میں سکھوں کے اعتراضات کا رد کیا جائیگا۔ اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کوئی شلوک جو اس آیت شریفہ کا ترجمہ ہو۔ درج کیا جائیگا۔ چونکہ یوپی کے کل نانک پنتھی صاحبان ناگری ہی جانتے ہیں اسلئے یہ بھی منشاء ہے کہ اس ترجمہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ناگری کا بھی اضافہ کیا جائیگا۔ صرف گورمکھی ترجمہ کے پہلے پارہ کا ہدیہ ایک روپیہ اور اگر ناگری کا بھی اضافہ ہوا۔ جیسا کہ کوشش ہو رہی ہے تو محنت اور خرچ ڈبل ہو جائیگا۔ اس لئے ہدیہ بھی ایک روپیہ کی بجائے دو روپیہ ہو جائیگا۔

آریہ صاحبان اپنے اخبارات کی کس طرح امداد کرتے ہیں!

آریہ لوگوں میں ایک روح ہے آج اس روح کا اہم عملی نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ آریہ لوگ اپنے اخبارات کی اعانت کرنا کسطرح ضروری اور لازمی فرض جانتے ہیں۔ اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس روح کو زندہ اور قایم رکھنے والی چیز صرف اخبارات ہی ہیں۔ چنانچہ امرت کا ایک خریدار ایڈیٹر امرت کو یہ لکھتا ہے:۔ کہ آپ امرت کو کامیاب بنانیکے لئے نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کی سیوا کرنیکے لئے جس قسم کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا خیال کرکے میرا دل بے اختیار امرت کی امداد کیلئے چاہتا ہے کاش! کہ میں آپ کی کچھ زیادہ خدمت کر سکتا۔ فی الحال میں ایکسو روپیہ آپ کی سیوا میں ارسال کرتا ہوں۔ آپ اس امرت کی ترقی اشاعت کیلئے جسطرح مناسب خیال کریں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں امرت کی اور بھی سہایتا کرونگا۔ یا کیا کسی مسلمان کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم اپنے اخبارات کی اعانت کریں۔ آہ! جو لوگ سال بھر اخبار لے کر بعد پھر موقعہ پر وی پی واپس کرکے مالک اخبار کو بیم و رجا میں پھینکدیں۔ ان سے ایسی دریا دلی کی بہت ہی کم توقع ہو سکتی ہے۔

ہندوستان اور انگلستان آیندہ ایک دوسرے کو بہتر سمجھ سکیں گے

لارڈ کارمائیکل گورنر بنگالہ نے اپنی کونسل کے ۱۴۔ دسمبر کے اجلاس میں جنگ کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان اور بنگال کو بھی تکلیف اٹھانی چاہیئے۔ مگر انہیں یہ تکلیف بیفائدہ نہیں اٹھانی پڑیگی کیونکہ جو فتح اس کے بعد حاصل ہوگی ہندوستان اور بنگال کا اس میں حصہ ہوگا۔ ہز ایکسیلینسی نے ہندوستان کے سرگرم جواب کا تعریف کیساتھ ذکر کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ اس جواب کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انگلستان اور ہندوستان آیندہ ایک دوسرے کو بہتر سمجھ سکیں گے اور بلکہ بہتر کام کر سکیں گے۔ اسی قسم کے خیالات انگلستان کے ہر برانگلستان اور ہندوستان میں بار بار دوران جنگ میں ظاہر کر چکے ہیں کہ جنگ کے لئے اہل ہند بہت شکر گذار ہیں۔ وہ جنگ کے جلد ختم ہو جانے کے لئے دست بدعا ہیں۔

حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصائح کا ایک ورق

نمبر (۷)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسری قسم جو قابل ترک ہے یہ ہے کہ تم واعظ اور ذاکر بننے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ اس میں بہت سی آفتیں ہیں۔ البتہ اس صورت میں واعظ بننا درست ہے۔ کہ تم خود پہلے اس بات پر عمل کرو۔ جو تم کہتے ہو۔ پھر لوگوں کو وعظ کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو ارشاد ہوا تھا۔ اس پر غور کرو۔ اے ابن مریم تم پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرو۔ اگر تم خود نصیحت کو مان چکے ہو۔ تو دوسروں کو نصیحت کرو۔ ورنہ خداوند تعالےٰ سے شرماؤ۔ اور اگر یہ کام یعنے وعظ تمہیں کرنا ہی پڑے۔ تو دو خصلتوں سے پرہیز کرو۔ ایک تو یہ کہ کلام میں تکلف نہ ہو یعنے عبارت آرائی اور اشارات واستعارات وطامات کو استعمال نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تکلیف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور حد سے زیادہ تکلف کرنا قلب کے بے نور ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور تذکیر یعنی نصیحت گوئی کے معنے یہ ہیں کہ بندہ آخرت کو یاد کرے۔ اور خالق کی خدمت کیلئے اپنے نفس کو کوتاہ سمجھے۔ اور اپنی عمر گذشتہ پر جو بیہودہ کاموں میں ضایع کی ہو سوچے۔ کہ ملک الموت کے ہاتھوں میں اس کا کیا حال ہوگا۔ اور منکر اور نکیر کو کس طرح جواب دیگا۔ ساتھ ہی خیال کرے کہ قیامت میں اس کا کیا حال ہوگا۔ اور اس پر کیا گذرے گی۔ پل صراط سے سلامت عبور کریگا یا دوزخ میں گریگا۔ ان سب باتوں پر دل میں خوب سوچ بچار کرے۔ تو یہ امر دوزخ میں پڑنے سے اس کو روک دیگا۔ پس اس آگ کے جوش سے خوف کرنا اور ان مصائب پر رونا تذکرہ کہلاتا ہے اور مخلوقات کو ان امور کی اطلاع دینا اور انکو نفس کی کوتاہی جہالت اور عیوب نفس پر آگاہ کرنے کو وعظ کہتے ہیں۔ (تاکہ آگ کی گرمی کا خیال اہل مجلس کے دلوں میں گذرے اور آنیوالی مصیبتوں سے گھبرائیں۔ اور حتی المقدور عمر گذشتہ کی تلافی کی کوشش کریں۔ اور عبادت کے بغیر جو زمانہ گذرا ہو اس کا افسوس کریں) اس کی مثال اسطرح ہے کہ اگر ایک شخص کسی کے گھر کیطرف آرہا ہو اور وہ اپنے اہل وعیال کیساتھ گھر میں ہو۔ تو تم ان کو الحذر الحذر پکارو گے۔ تاکہ وہ سیلاب سے بچنے کیلئے بھاگ نکلیں۔ سو بتاؤ۔ تم اسبات کو جائز رکھو گے کہ ایسی تنگی اور خطرے کی حالت میں صاحب خانہ کو طوفان کی طغیانی کی اطلاع پر تکلف عبارات اور اشارات میں کرو؟ نہیں بلکہ نہایت مختصر اور سادہ الفاظ میں صرف اصل واقعہ کی خبر کافی سمجھو گے۔ بعینہٖ یہی حال وعظ کا ہے پس تکلفات سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

دوسری خصلت قابل ترک یہ ہے کہ وعظ کرنے کے وقت تمہاری نیت یہ ہو کہ تمہارے وعظ میں بہت لوگ جمع ہوں۔ اور وہ رقص کریں اور کپڑے پھاڑیں تاکہ لوگ تمہاری مجلس وعظ کی تعریف کریں۔ کیونکہ یہ سب باتیں ریا کی طرف کھینچ لے جاتی ہیں۔ اور یہ ریا غفلت سے پیدا ہوتا ہے۔ تمہارے لئے مناسب ہے کہ تمہاری نیت یہ ہو کہ لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف تکبر سے پرہیزگاری کی طرف دعوت کرو۔

ان کے دلوں میں آخرت کی محبت اور دنیا کی نفرت پیدا کرو۔ ان کو علم عبادت اور زہد سکھاؤ۔ کیونکہ ان کی طبیعتوں میں شریعت کا انحراف غالب ہو چکا ہے اور اسی کام کیطرف دوڑتے ہیں جس سے اللہ تعالےٰ راضی نہیں۔ جو باتیں قیامت کو پیش آنیوالی ہیں۔ انکا ذکر کرکے ان کے دل میں خدا کا خوف جما دو ممکن ہے کہ ان کے باطنی اوصاف اور ظاہری حالات تبدیل ہو جائیں۔ اور وہ عبادت کی طرف راغب ہوں اور گناہ سے روگردان ہوں۔ وعظ کا یہی بہترین طریق ہے اور جو وعظ اس طریق کا نہ ہو وہ وعظ کہنے والے اور سننے والے دونوں پر وبال جان ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ وہ شخص دیو اور شیطان ہے جو مخلوق کو راہ راست سے دور کرتا ہے اور ان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے وعظ سے کوسوں دور بھاگیں۔ کیونکہ جسقدر دینی نقصان یہ شخص پہونچا سکتا ہے شیطان بھی نہیں پہونچا سکتا۔ اور صاحب طاقت اشخاص کو چاہیئے کہ ایسے واعظ کو اسلامی منبروں سے نیچے اتار دیں۔ اور اس کو کسی بات کے شروع کرنے کی اجازت نہ دیں۔ ایسا کرنا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی قسم سے ہوگا۔

تیسرا قابل ترک امر یہ ہے کہ **امراء اور سلاطین سے ملنا جلنا چھوڑ دے۔** اس لئے کہ ان سے ملنا جلنا اور اٹھنا بیٹھنا آفتوں سے بھرا ہوا ہے اور تم کو اگر ان سے ملنا ہی پڑے تو انکی مدح اور ثنا چھوڑ دے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے جس وقت کہ ظالم اور فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور جو شخص کہ انکی درازی عمر کی دعاء کرتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاوے۔

چوتھا امر قابل ترک یہ ہے کہ امراء سے کسی قسم کا ہدیہ قبول نہ کرے۔ خواہ تمہیں معلوم ہو کہ حلال ہے کیونکہ ان لوگوں سے طمع رکھنا دین کو بگاڑنا ہے۔ اور اس سے خوشامد اور ان کی جانبداری کا خیال پیدا ہوتا ہے اور ایک طرح سے ان کے ظلم میں ان کے ساتھ موافقت کرنی پڑتی ہے اور یہ سب امور عین فساد ہیں۔ ادنےٰ درجہ کی مضرت یہ ہے کہ جب تم نے ان کے عطیات کو قبول کر لیا۔ اور ان کے تحفوں کو اپنی ذات پر خرچ کیا تو لا محالہ تم ان کو دوست رکھو گے اور جب ایک شخص دوسرے کو دوست رکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کی عمر اور زندگی بڑھے۔ اور ظالم کی بقا چاہنا بندگان خدا پر ظلم چاہنا ہے۔ پس بتاؤ کہ اس سے زیادہ ایذا رساں چیز دنیا میں اور کونسی ہوگی؟ اپنے تئیں شیطان کے پھسلانے سے محفوظ رکھو۔ بعض لوگ تم کو کہیں گے کہ دولتمندوں سے درہم اور دینار لے لو۔ اور ان کو مساکین اور فقراء میں تقسیم کرو۔ کیونکہ دولتمند لوگ فسق وفجور میں خرچ کرتے ہیں اور بیشتر حرمتوں پر خرچ کرنا دولتمندوں کے فسق وفجور میں خرچ کرنے سے اچھا ہے یاد رکھو کہ شیطان ملعون نے لٹیروں کی گردنیں ایسے دھوکے دیکر کاٹی ہیں۔ اس کا ذکر ہم نے احیاء العلوم میں کر دیا ہے وہاں دیکھ لو۔

اب ہم ان چاروں امور کا ذکر کرتے ہیں جو قابل عمل ہیں۔

پہلا یہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایسے طریق پر معاملہ رکھو کہ **اگر تمہارا غلام تمہارے ساتھ اسی طرح معاملہ رکھے** تو تم خوش ہو۔ اور ناراض نہ ہو۔ یاد رکھو کہ جو چیز تم اپنے غلام مجازی سے ناپسند کرتے ہو اللہ تعالےٰ جو مولائے حقیقی ہے ویسی چیز تم سے پسند نہ رکھیگا۔ دوسرا یہ کہ **جب تم لوگوں کے ساتھ معاملہ کرو تم ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے نفس کیساتھ پسند کرتے ہو۔** کیونکہ کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک لوگوں کے لئے وہی چیز دوست نہ رکھے جو اپنے نفس کے لئے دوست رکھتا ہے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ جس وقت تم علم پڑھو اور مطالعہ کرو تو اس علم کو پڑھو جو تمہارے دل کی اصلاح کرے اور تمہارے نفس کو پاک کرے۔"

مذہبی دنیا میں ایک بینظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

KHILAFAT LIBRARY

نمبر (۱۲)

سردار گوبند سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی کی قلم سے

پوڑی (۲۹)

ایکا ائی جگت دائی تن چیلے پروان!
اگ سنساری اک بھنڈاری اک لائے دیوان!
جو تس بھاوے نے چلاوے جو ہوئے فرمان
اور دیکھے اوہا نذر نہ آوے بنتا ایو وڈان!
آدیں تے آدیس۔ آد انیل
انادا ناہت جگ جگ ایکی دیس"

(۱۲) (**جوگی مت**) جوگیوں کا عقیدہ ہے کہ پرکرتی نے برہم سنجوگ سے تین پرانیک چیلے جنے۔ برہما۔ بشن۔ اور شیو جی جو کہ سنسار جاترا کے بڑے کارکن ہیں۔

(۱۲) **گورو نانک صاحب**) انسان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیئے کہ تمام انتظام پروردگار کے ہی قبضہ و تصرف میں ہے۔ کسی کو اس کے انتظام میں دخل نہیں ہے۔ یعنی پروردگار نے تین گن پیدا کئے (جیسا کہ گورو اکھیہ)

جنہہ آپ رچیو پرپنچ کار
تینہہ گن بس کینو دستھار"

بعدہٗ جیوؤں کو خود ہی پرورش کرتا ہے (جیسے گورو اکھیہ)

"جیا کی جگت جانکے سب ناؤ۔ انترجامی جانو ساتھ"

گورو صاحب ہندوؤں کے عقیدہ کو رد فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پروردگار کے کاموں کو یہ تینوں دیوتا جو کہ محدود اور مجسم ہیں کیسے چلا سکتے ہیں۔

بیاریو۔ واقعی یہ بڑی عجب انگز بات ہے۔ پھر سارہ بڑی تاکید مزید کیساتھ گورو جی سکھوں کو اپدیش کرتے ہیں کہ اکال پرکھ کو نمسکار کرنی چاہیئے۔ جو کہ اول ہے۔ بے رنگ ہے جبکا کوئی اول و آخر بھی نہیں ہے۔ ازلی و ابدی ہے۔ اور ہر زمانہ میں ایک حالت پر ہے۔

پوڑی (۳۰)

آسن لوئے لوئے بھنڈار
جو کچھ پایا سو ایکا وار
کر کر دیکھے سرجنہار

نانک سچے کی سچی کار

آدیس تے ادیس آدانیل انادِ
انابت جگ جگ ایکو دیس"

(۱۳) (**جوگی مت**)۔ جوگیوں کا نشچہ ہے کہ بشن دیوتا تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے۔

(۱۳) **گورو نانک صاحب** جی فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا پروردگار سروپا یک ہے۔ اس کے بھنڈار جگہ جگہ ہیں۔ پیار یو واہگورو کا اشچرج کو تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ چکر بڑا عمدہ بنا رکھا ہے۔ سورج کی کرنیں سمندر سے پانی کھینچی ہیں۔ پھر بادل بن کر برس پڑتا ہے۔ ہر ایک جیو جنت پھل بوٹے کو ہرا بھرا کرتا ہوا پھر سمندر میں جا پڑتا ہے۔ پروردگار نے دنیا پیدا کر کے کسی دوسرے کے سہارے نہیں کی ہے۔ بلکہ خود ساج کر کے خود ہی سنبھالتا ہے۔ واہگورو سچا ہے۔ اور واہگورو کے سب کام سچے ہیں۔ گورو جی بار بار تاکید سے یہی فرماتے ہیں۔ کہ نمسکار اکال پرکھ کو کرو۔ جو کہ اول ہے۔ بے رنگ ہے جبکا کوئی اول و آخر نہیں ہے۔ ازلی و ابدی ہے۔ ہر ایک زمانے میں ایک حالت پر ہے۔

پوڑی (۳۱)

اکدوں جیہوں لکھ ہووے لکھ ہوویں لکھ بیں
لکھ لکھ گیڑاں آکھیئے ایک نام جگدیش
ایت راہ پوڑ یاں چڑھیئے ہوئے اکیس
سُن گلاں آکاش کی کیٹیاں آئی ریس!
نانک نذریں پائیے کوڑے کوڑی ٹھیس"

(۱۴) (**جوگی مت**) جوگی مکتی (نجات) کرموں سے مانتے ہیں۔

(۱۴) **گورو نانک صاحب**) گورو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ اگر ایک زبان کی صد ہزار زبان ہو اور وہ صد ہزار بست صد ہزار میں مضروب ہو۔ از انجملہ فی واحد صد ہزار دفعہ حق حق کہے۔ اسطرح کرتے چلے جائیں۔ تو بھی اس ذات پاک تک رسائی نہیں ہو سکتی (گورو اکھیہ)

لکھ نیکیاں چنگائیاں لکھ پُنناں پروان
لکھ تپ۔ اوپر تیر تھاں سہج جوگ بیابان
لکھ سورتن سنگرام دن بیں چھٹیں پران
لکھ شرتی لکھ گیان دھیان پڑھیں پاٹھ پران
جن کرتے کرنا کیا لکھیا آون جان نانک تیں متھیا کرم سچا نشان

کرموں سے نجات چاہنے والوں کی مثال بعینہ ان چنٹیوں کے ہم مشابہ ہے جو سبک پرواز پرند کو آسمان پر اڑتا ہوا دیکھکر یہہ کہہ دیں کہ یہی سکسا پرندوں کے پہلو بہ پہلو اڑ رہے ہیں۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ نجات فضل پر موقوف ہے بذریعہ کرم کانڈ نجات کی امید رکھنا عبث ہے

پوڑی (۳۲)

آ آکھن زور چلے نہ زور
زور نہ منگن دین نہ زور
زور نہ جیون مرن نہ زور
زور نہ راج مال منصور
زور نہ شرتی گیان وچار
زور نہ جگتیں چھٹے سنسار
جس ہتھ زور کرو دیکھے سوئے
نانک اوتم نیچ نہ کوئی"

(۱۵) (**جوگی مت**)۔ جوگی جیو کو اینڈ پینڈنٹ یعنے مستقل مانتے ہیں۔

(۱۵) **گورو نانک صاحب** جی فرماتے ہیں۔ کہ جیو گورو کے کلیجہ کے اندر انڈیپنڈنٹ ہے۔ کیونکہ جیو تو بغیر حکم بات تک نہیں کر سکتا۔ اور خاموش بھی نہیں رہ سکتا۔ طلب بھی زور سے نہیں اور داد و دہش بھی زور سے نہیں۔ زندگی بھی زور سے نہیں۔ اور موت بھی زور سے نہیں۔ سلطنت و مال و جاہ زور سے نہیں۔ تصور اور عرفان زور سے نہیں۔ دردِ دنیا سے نجات پانیکی جگت بھی زور سے نہیں۔ جسے چاہے پروردگار ایسا زور عطا فرماوے۔ یہاں شریعت اور رذیل پر حصر نہیں ہے۔

(سوال) حضور پانچ مراتب بیان فرماویں کہ جنکے درمیان سے عارف کو گذرنا پڑتا ہے؟

پہلا درجہ دھرم کھنڈ (شریعت)

پوڑی (۳۳)

(جواب) راتی رتی تھتیں وار
پون پانی اگنی پاتال
تس وچہ دھرتی تھاپ رکھی دھرسال
تس وچہ جیا جگت کے رنگ
تن کے نام انیک انست
کرمی کرمی ہووے وچار
سچا آپ سچا دربار
تتھے سوہن پنچ پروان
نذری کرم پوے نشان
کچ پکائی اوتھے پائے
نانک گیاں جایے جائے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آپ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی کسقدر جلدیں خریدینگے

آپ لوگوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہوگا۔ کہ سکھوں نے قرآن کریم کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کرکے گورمکھی دان پبلک کو جس کی تعداد کروڑوں تک پہونچی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کی قدسی اور مطہر تعلیم کے متعلق سخت مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول مرحوم نے ان افترا پردازیوں کو۔ جو اس گورمکھی ترجمہ میں قرآن شریف کی طرف منسوب کی گئی ہیں سنکر فرمایا تھا۔ کہ

قرآن کریم کا صحیح گورمکھی ترجمہ ضرور گورمکھی دان لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ اول متن ہونا چاہیئے۔ اس کے نیچے لفظی گورمکھی ترجمہ اور پھر نیچے تشریح جس میں سکھوں کے گورمکھی ترجمہ کی کذب بیانیوں کی تردید ہو۔ اور ساتھ ہی اس آیت شریفہ کے متعلق حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا شلوک لکھا جائے۔ جو اس آیت کریمہ کی تائید یا اس کا ترجمہ ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ کام جہاں ایک طرف شدید محنت کو چاہتا ہے۔ وہاں دوسری طرف کثیر لاگت کو بھی مانگتا ہے۔ شدید محنت کا سوال تو بفضل خدا میرے قبضہ میں ہے۔ باقی کثیر لاگت کا سوال میرے قبضہ قدرت سے باہر ہے۔ سو اس کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک ایک پارہ کرکے نکالا جاوے۔ اس کے لئے احباب کرام کو بھی سہولت رہیگی۔ اور خاکسار کو بھی

ہفتہ عشرہ تک میں انشاء اللہ تعالےٰ پہلا پارہ طبع کیلئے مطبع میں بھیجنے

والا ہوں! دوست

دفتر نور میں تشریف لاکر

یہ لکھوا دیں کہ آپ قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے پہلے پارہ کی کس قدر جلدیں خریدنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ گورمکھی اور عربی کی طبع کے لئے ڈبل محنت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ کاغذ اعلیٰ اور ٹائپ خوبصورت ہوگا۔ اس لئے

ہدیہ فی پارہ صرف ایک روپیہ ہوگا

انشاء اللہ تعالےٰ سکھ ریاستوں اور نانک پنتھیوں کی دھرم شالوں اور لائبریریوں میں اس کی ایک ایک کاپی مفت بھیجی جائے گی۔ قرآن کریم کی خدمت سے بڑھ کر اور کون سی خدمت دین ہو سکتی ہے۔ بائبل کا ترجمہ اس وقت ۶۴۰ زبانوں میں ہے اس کے مقابلہ میں ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ خرید کر سکھ نانک پنتھیوں، سناتنیوں غرضیکہ جو گورمکھی دان لوگ ہیں۔ ان میں تقسیم کرکے۔ ثواب دارین حاصل کریں۔

پھر بکرر عرض ہے کہ دوست اپنی منشاء سے آگاہ فرما دیں تاکہ آپ کسقدر جلدیں قرآن کریم کے گورمکھی ترجمہ کے پہلے پارہ کی خرید فرمائیں گے تاکہ مطبع میں چھپنے کیلئے بھیجدیا جاوے۔

والسلام

آپ کے جواب کا منتظر:۔ خاکسار محمد یوسف ووان ایڈیٹر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

نوایجاد مشین سیوپاں۔

یہ نوایجاد مشین نہایت باریک سیوپاں ایک گھنٹہ میں دو سیر پختہ سیوپاں تیار کر دیتی ہے اس کو ایک عورت بلا کسی تکلیف و مشقت کے اکیلی چلا سکتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس مشین کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے پرزے نہایت مضبوط ہیں۔ اور بڑی مدت تک خراب نہیں ہوتے۔ بہت عمدہ اور کارآمد چیز ہے

قیمت بھی بہت ہی کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ایک روپیہ

مستری فضل کریم نزد مہمان خانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دنیا بھر میں نایاب آنکھوں کا انجن بے نظیر اور ثانی ایجاد ہے

امرائے اصلی قیمت صرف عوام سے رعایتی صرف تین روپیہ تولہ (دس ماشے)

اگر آپ ہزاروں روپے خرچ کر ڈالیں تو بھی ایسا مفید اور زود اثر لاثانی تریاق چشم آپ کو نہیں ملیگا۔ یہ وہ تریاقی چشم ہے جو تیس آنکھ کی شدید بیماریوں کو آن کی آن میں دور کر دیتے ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتا نایاب انجن میں وہ برقی طاقت بھری ہوئی ہے کہ برسوں کی لاعلاج اور پرانی بیماریوں کو بلا تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ نایاب انجن ڈاکٹری اور یونانی۔ دو یدک ادویات سے زیادہ تر مفید اور زود اثر ہے یہ وہ کامل اور اکمل دوا ہے جو (بفضلہ تعالیٰ دنیا بھر میں نظیر نہیں رکھتی۔ یہ ایسا خوب دوا ہے جو سالہا سال کی بگڑی ہوئی اور گلی سڑی آنکھوں کو چند ہی روز میں شرطیہ موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتی ہے اور انہی آنکھوں کو روشن کر دیتی ہے۔ ہزارہا بیمار جو برسوں سے کھاٹ پکڑے پڑے رہتے تھے اسکے استعمال سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔

اگر آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالیں تو بھی ایسی مجرب دوا دستیاب نہیں ہو سکتی

یکصد روپیہ اس کو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کو تیس آنکھ کی بیماریوں میں سے صرف پانچ پر ہی غیر مفید ثابت کر دے۔ اور یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو نایاب انجن کو مشتہرہ سرمہ نمبرہ وغیرہ سے کمتر مفید ثابت کر دے۔ ہر قسم کے سرمے اسکے سامنے ہیچ ہیں۔ اکثر دوستوں نے مشتہرہ سرموں سے بغرض انعام اور اپنے واقعی تمام دوائیوں سے بڑھکر زود اثر اور مفید ہے۔ یکصد روپیہ اس کو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کی صفات کے الفاظوں میں ایک لفظ کو بھی غرضی ثابت کر دے۔ دوستوں پر فرض ہے کہ وہ ضرور نایاب انجن کو موجود رکھیں۔ اور آنکھ کی بیماروں کو اسکے منگانیکا پتہ بتلائیں۔ آپ یقین جانئے کہ آپ اگر نایاب انجن کو منگا کر استعمال فرماویں گے تو انشاء اللہ آپ ضرور صحتیاب ہو جائیں گے۔ مگر یہ خیال نہ فرماویں کہ اشتہار باز جھوٹی تعریفیں اکثر لکھدیا کرتے ہیں نایاب انجن کی بھی جھوٹی ہی تعریف ہو گی۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یعنی کسی دوا کی جھوٹی تعریفیں لکھنا سخت بے ایمانی اور حرام خوری ہے۔ ہمارے احمدی مذہب میں ایسا جھوٹ بولنے والا مردود کہلاتا ہے۔ یہ سرمہ تمام ہندوستان میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ جسکا مقابلہ کوئی آنکھ کی دوا نہیں کر سکتی۔ مجھ میں وہ الفاظ نہیں ملتے جنسے کہ میں نایاب انجن کی تعریف کو ادا کر سکوں۔ یہ نہایت موثر اور مفید دوا ہے شیر خوار بچوں کی آنکھوں کی تمام بیماریوں سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے اور ہر مزاج کے موافق ہے۔ اور ان تیس بیماریوں کو دور کرنے میں اپنا نظیر ہندوستان میں ان شاء اللہ نہیں رکھتا۔ ۱۔ شیر خوار بچوں کی آنکھ لگا رکھنا۔ (۲) اور میلا رہنا (۳) جوانوں کی آنکھ لگا رکھنا (۴) یا خواب رہنا (۵) گدلے (۶) آنکھ لگا رہنا (۷) درد چشم (۸) درد پلک (۹) پٹس (۱۰) سرخی (۱۱) ابتدا موتیا بند (۱۲) ورناخہ (۱۳) ضعف نگاہ (۱۴) ایک چیز کا دو دکھائی دینا (۱۵) پانی بہنا (۱۶) آنکھ لگا پر آب رہنا (۱۷) آنکھ لگا ہمیشہ دکھتے رہنا (۱۸) ابتدا پڑ بال (۱۹) رتوندہا (۲۰) پلکوں لگا گلچانا (۲۱) پلکوں کے بالوں کا گر جانا (۲۲) خارش چشم (۲۳) خارش پلک (۲۴) پیپ نکلنا (۲۵) پلکوں لگا آپس میں چمٹنا (۲۶) پلکوں لگا ڈیلے سے چسٹنا (۲۷) جلن (۲۸) پلکوں لگا موٹا ہو جانا (۲۹) اندر خا پلک و چشم (۳۰) آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا (۳۱) روشنی میں آنکھوں لگا نہ کھلنا (۳۲) جالا (۳۳)

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۲۷ آبی اوڈاتی زد سالہ

خون صاف کرنے کی دواء

خون سے انسان کی زینت ہے۔ اس لئے خون صاف رکھو۔ سالہ خون صاف کرنے کی معروف دوا ہے اس سالہ کو صاف کر اس میں پوٹاس آیوڈائڈ وغیرہ کئی ایک آزمائی ہوئی دوائیں ملا کر یہ سالہ بنا ہے۔ اسلئے عام سالسوں سے زیادہ اثر کرتا ہے۔ گرمی۔ آتشک۔ گلٹیا۔ پارا ملی ہوئی دواؤں سے خون بگڑ جاتا تو اس سالہ کا استعمال کرے۔ خون بگڑ جانے کی وجہ سے اصلی مرض دو ہی ہیں۔ آتشک و گلٹیا۔ ان مرضوں میں اکثر لوگ پارا ملی ہوئی دوائیں کھایا کرتے ہیں۔ جس سے بگڑا ہوا خون اور بھی بگڑ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کی جلد کا پھٹنا۔ سر کے بال اڑنا۔ چکتا پڑنا۔ گانٹھ و گلٹی کا ہونا۔ زخم ہونا۔ کمر و جوڑوں میں درد۔ پھوڑا پھنسی۔ رنگ کا میلا ہونا۔ اور کمزوری وغیرہ ایسی حالت کے رفع کرنے کے لئے یہ سالہ بنا ہے۔ اور مشہور ہے۔

قیمت فی شیشی عمدہ مصولڈاک و پیکنگ ۱ر ایک شیشی میں ۳۲ خوراک سالہ رہتا ہے سولہ دن کے استعمال کیلئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پیٹ کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زین اس کے استعمال سے قوہ باہ امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی یہ بیش قیمت طلا ہم آزمایشا ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی۔ اسکے استعمال رقت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلےٰ درجہ کی قوہ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تکیں ۴ر

طلائے طلسمی یہ ان لوگوں کو فائدہ دیتا ہے جو اپنی قوت باہ زایل کر چکے ہوں۔ خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب ضعیف اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عمدہ

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دھندہ جالا۔ پھولا ضعف بصارت۔ موتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا۔ دانتوں کو مثل گوہر ابدار بنانیوالا قیمت فی تکیں ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ ملیح گڈھ ضلع ہگلی۔